مقاماتِ مقدسہ سے

مشرکوں کو نکال کر دم لیں گے (انٹر ویو: ابو شیراز)

امریکہ نے مجھے سوڈان میں قتل کرانے کی کوشش کی مگر ناکام رہا

جناب ابوشیراز نے مئی ۱۹۹۸ء کے آخری عشرہ میں افغانستان پہنچ کر اسامہ بن لادن سے جو انٹرویو کیا، نذر قارئین ہے (ادارہ)

اسامہ بن لادن نے سوال و جواب شروع ہونے سے قبل مختصر سی تقریر کی۔ اس کا ترجمہ ذیل میں دیا جارہا ہے۔

اس دور میں ہم ایک ایسی مصیبت سے دوچار ہو چکے ہیں جو نہایت دردناک اور خطرناک ہے۔ اس مصیبت سے میری مراد جزیرۃ العرب پر صہیونی طاقتوں کا قبضہ ہے۔ مکمل قبضے کی کوشش تسلسل سے جاری ہے۔ ہمارے مقامات مقدسہ جن میں خانہ کعبہ مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ شامل ہیں پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد پہلی بار کھلا اور خفیہ قبضہ ہو چکا ہے۔ دنیا بھر کے مسلمانوں پر یہ فرض ہو گیا ہے کہ وہ ان مقامات مقدسہ سے ان کافروں کو نکالنے کے لئے جدوجہد کا آغاز کریں۔ مکہ مکرمہ وہ جگہ ہے جہاں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوا کرتی تھی۔ خانہ کعبہ پر آج جو ابتلا کا دور ہے وہ اس سے پہلے کبھی نہیں آیا تھا۔ اسے چاروں طرف سے امریکی افواج نے گھیر لیا ہے۔ جدہ اور مکہ مکرمہ کے درمیان صرف ۷۰ کلومیٹر کا فاصلہ ہے۔ تبوک اور دوسرے بڑے شہروں میں بھی امریکی افواج موجود ہیں۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ

سعودی عرب اور دنیا بھر کے جید علماء ان قوتوں کے خلاف جہاد کا فتویٰ جاری کر چکے ہیں۔ جنہوں نے ہمارے مقامات مقدسہ پر قبضہ کی جسارت کی ہے۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان تھا کہ مشرکین کو جزیرہ عرب سے نکال دیا جائے۔ جن علماء نے یہ فتویٰ جاری کیا تھا ان میں سے اکثر کو تو وہاں کی حکومت نے گرفتار کر لیا جن میں ڈاکٹر سفر الحوالی سلمان بن عودہ الشیخ الحسینی بن الحیٰی شیخ توبیان بن توبیان۔ الشیخ ناصر العمر شامل ہیں۔ ان تمام کو ریاض کے قید خانوں میں رکھا گیا ہے۔

پاکستان اور افغانستان کے جید علماء بھی جزیرہ نمائے عرب میں ان قوتوں کے خلاف جہاد کا اعلان کر چکے ہیں۔

ایسے مقدس مقامات پر یہود و نصاریٰ کا پایا جانا کسی بدبختی سے کم نہیں۔ مسجد نبوی کے امام الشیخ علی بن عبدالرحمن الحذیفی نے بھی مشرکین کو مکہ سے نکال دینے کا فتویٰ دے دیا ہے۔ ان کا اعلان ہے کہ مسلمان انہیں وہاں سے نکالنے کے لئے متحرک ہو جائیں۔ اس کے لئے اپنی جان و مال قربان کر دیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو جہاد کی توفیق عطاء فرمائے۔ مشرکین کو امریکہ مدد دے رہا ہے۔ اس کے

علاوہ دنیا بھر میں پھیلی ہوئی مسلم امت کے ایک تہائی پر یہود و نصاریٰ کا قبضہ ہے۔ اسے بھی ان مشرکین سے چھڑانا ہے۔

ایک وقت تھا جب افغانستان پر ابتلا پڑی اور غیر ملکی قوتوں یعنی روس جیسی سپر پاور نے اس پر قبضہ کرنے کی کوشش کی۔ ہم اپنے ان بھائیوں کے شانہ بشانہ آکھڑے ہوئے۔ روس جسے ناز تھا کہ وہ جہاں گیا وہاں سے کبھی واپس نہیں پلٹا یہاں ہمارے ہاتھوں شکست فاش سے دوچار ہوا۔ اس کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔

میں اعلان کرتا ہوں کہ ہمارے نزدیک سرحدوں کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ ہم مسلمان ہیں اور شہادت کے طلب گار ہیں۔ ہمارے نزدیک رنگ نسل کی کوئی پابندی نہیں۔ ہمارا دل ہر مظلوم مسلمان کے لئے دھڑکتا ہے اور ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ ہمیں ہر مظلوم مسلمان کی مدد کی توفیق دے اور ہماری مدد فرمائے۔

ہم مسلمان ہیں اور شہادت کے طلبگار، ہمارے لئے سرحدوں کی کوئی اہمیت نہیں

اسامہ بن لادن کی مختصر مگر جامع تقریر کا ترجمہ ہو چکا تھا۔ اب سوالات کی اجازت دے دی گئی تھی۔ اسامہ بن لادن کے چہرے سے محبت اور اپنائیت کا احساس ہوتا تھا۔ مجھے یقین نہیں آرہا تھا کہ میں اس عظیم مجاہد سے صرف دو تین فٹ کے فاصلے پر بیٹھا اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے گفتگو کر رہا ہوں۔

بھارت چونکہ ۱۱ مئی کو ایٹمی دھماکے کر چکا تھا اور ان دنوں وطن عزیز میں حکومت پر زبردست دباؤ تھا کہ وہ ایٹمی دھماکہ کرے۔ اسامہ بن لادن کا دل مسلمانوں کے دلوں کے ساتھ دھڑکتا ہے۔ وہ عالم اسلام کے مظلوم مسلمانوں کے دکھ بانٹ لینا چاہتے ہیں۔ سب سے پہلے اس دھماکے کے حوالے سے ان سے سوال کیا گیا۔

س:۔ مسلمانوں کے دشمن بھارت نے ایٹمی دھماکے کئے ہیں۔ اس نے دنیائے اسلام کو خوفزدہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ کیا پاکستان کو بھی ایٹمی دھماکہ کر لینا چاہیئے۔ آپ اس بارے میں پاکستان کی کیا مدد کر سکتے ہیں۔

یہ امریکہ ہی ہے جس نے ہیروشیما اور ناگاساکی پر بم گرائے تھے

اسامہ شاید ابھی اس سوال کی توقع نہیں کر رہے تھے مگر سوال ایسا تھا جس کا جواب دینا انہیں غالباً بہت مرغوب تھا ان کی ٹھہری ہوئی آنکھیں متحرک ہو گئیں۔ ہلکی ہلکی مسکراہٹ سنجیدگی میں بدل گئی۔ انہوں نے ٹھہرے ہوئے مضبوط لہجے میں جواب دینا شروع کیا۔

"بھارت اور اسرائیل کا گٹھ جوڑ عالم اسلام کے لئے ایک بہت بڑا خطرہ ہے۔ صلیبی طاقتیں بھی مسلمانوں کے خلاف سازشوں میں مصروف رہتی ہیں۔ بھارت کا ایٹمی تجربہ امریکہ اور اسرائیل کی شہ اور مدد سے کیا گیا۔"

میں امریکہ سے نہیں ڈرتا بلکہ امریکہ مجھ سے خوفزدہ ہے

میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت پاکستانی قوم کو یک مشت اور یک جان ہوجانا چاہیے۔ اغیار کی پیدا کردہ فرقہ پرستی سے پرہیز کریں۔ اگر پاکستانی متحد نہیں ہوتے۔ وہ چھوٹی چھوٹی باتوں کو درگزر کر کے اتحاد و اتفاق کا راستہ نہیں اپناتے تو اس مشکل صورت حال کا مقابلہ کرنا ان کے لئے ممکن نہ ہوگا۔ لازم ہے کہ وہ اپنی ایٹمی قوت کو مضبوط سے مضبوط تر بنائیں۔ اس کا مظاہرہ پوری قوت سے کریں۔ حکومت کا فرض ہے کہ وہ پاکستانی عوام کی خواہشوں کو زبان دے۔ ان کو ہر طرح سے دشمن سے محفوظ رکھنے کے لئے اقدامات کرے۔ برادر اسلامی ملک پاکستان پر فرض ہے کہ وہ صورت حال کا پوری طرح جائزہ لے اور بھارت کو کسی بھی طرح سے جواب دے۔ اگر دھماکہ کرنے سے کسی نقصان کا اندیشہ ہے تو اپنی قوت کے اظہار کے لئے کوئی اور راستہ اختیار کرے لیکن بھارت پر اپنی قوت کا اظہار ہر صورت کردینا ضروری ہے۔

یہ ایک مجاہد کے دل کی آواز تھی۔ اس کی شدید خواہش تھی کہ اینٹ کا جواب پتھر سے دیا جائے مگر وہ پاکستان کے نفع نقصان کا اندازہ بھی لگا رہا تھا۔ اس نے نہایت غصیلے لہجے میں کہا: "یہ کیسے ممکن ہے کہ بھارت کے پاس تو ایٹمی اسلحہ موجود ہو اور پاکستان کو اس سے محروم رکھا جائے۔" (اس انٹرویو کے ٹھیک دو دن بعد پاکستان نے ایٹمی دھماکہ کر لیا۔)

اسامہ بن لادن سے پوچھا گیا کہ جس جہاد کا وہ ذکر کر رہے تھے۔ اس کو عملی شکل دینے کا طریقہ کیا ہونا چاہیے۔

عرب مجاہد اس سوال پر مسکرا دیا۔ امریکہ اور صہیونی طاقتوں کے خلاف جہاد اس کا پسندیدہ موضوع تھا۔

ہمارا اسلامی فرنٹ ہر جگہ مسلمانوں کی مدد کے لئے تیار ہوگا

"عملی شکل میں جہاد شروع ہو چکا ہے۔ سعودی سرزمین پر امریکیوں کے خلاف جدید ہتھیار استعمال ہو رہے ہیں۔ اس کا مظاہرہ پہلے ریاض میں ہوا اور پھر الخبر میں۔ یہاں جو دھماکے ہوئے اس کے نتیجے میں انیس امریکی مارے گئے۔ ایک سو سے زیادہ زخمی ہوئے۔ ہر آنے والے دن کے ساتھ امریکہ کے خلاف مزاحمت بڑھ رہی ہے زیادہ سے زیادہ نوجوان اس کے خلاف میدان عمل میں آرہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ امریکہ کو سعودی عرب میں اپنی فوجوں میں کمی کا فیصلہ کرنے پر مجبور ہونا پڑا۔ امریکیوں کا اپنا دعویٰ ہے کہ ان کے فوجیوں کی سعودی عرب میں تعداد پینتیس ہزار ہے جسے گھٹا کر وہ بیس ہزار کرنا چاہتے ہیں حالانکہ ہمیں یقین ہے کہ یہ اعداد و شمار قطعی طور پر درست نہیں۔ ان کے فوجیوں کی تعداد وہاں کہیں زیادہ ہے یہ ستر سے اسی ہزار تک ہو سکتی ہے۔

دو ماہ قبل سعودی حکومت نے اس اسلحے کی بہت بڑی مقدار پکڑلی ہے جو ہمارے مجاہدین استعمال کرتے تھے۔ پکڑے جانے والے اسلحے میں سام ۷۔ راکٹ اور سٹنگر میزائل شامل ہیں۔ امریکی اسلحے کی قسم اور مقدار دیکھ کر حیران اور پریشان ہو گئے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ اگر یہ اسلحہ ان کے خلاف استعمال ہو جاتا تو کیا ہوتا۔ مجاہدین کا خوف ان پر طاری ہو چکا ہے انہیں جگہ جگہ مجاہدین کے ہاتھو ہزیمت اٹھانا پڑ رہی ہے۔ اسامہ بن لادن نے معنی خیز انداز اختیار کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا جہاد امریکہ کے خلاف اس وقت تک جاری رہے گا جب تک وہ سعودی عرب اور علاقے کے دوسرے ممالک سے نکل نہیں جاتا۔

پاکستان میں بھی مسلمان بھائی ہمارے جہاد میں شانہ بشانہ کھڑے ہیں۔ یہ امریکہ کے خلاف ہیں اور اسے شکست دینا چاہتے ہیں۔ امریکہ یہاں بھی پریشان ہے۔ آنے والے دنوں میں بہرحال امریکہ کو مسلمان ملکوں سے نکلنا ہو گا۔

اسلحے کی جتنی بڑی مقدار پکڑی گئی تھی یہ کسی مخبری یا اندر کے دشمن کے بغیر ممکن نہیں تھا۔ عرب مجاہد سے پوچھا گیا کہ یہ اسلحہ کیسے پکڑا گیا۔ اس سوال پر ان کے چہرے پر غصے کے آثار نمایاں ہوئے۔ اپنے غصے پر قابو پاتے ہوئے اس نے کہنا شروع کیا۔

''سعودی عرب میں یکم رمضان سے اب تک آٹھ سو بیس مجاہدین پکڑے جا چکے ہیں۔ اسی طرح ان کے قبضے میں اسلحہ تھا وہ بھی امریکیوں کے قبضے میں چلا گیا۔ ان مجاہدین کی اکثریت کو مکہ سے گرفتار کیا گیا۔ بعض مجاہدین ایک کار سے دوسری میں اسلحہ منتقل کر رہے تھے کہ پولیس نے چھاپہ مار کر انہیں پکڑ لیا۔

کیا ان مجاہدین کا تعلق آپ سے ہے۔ یہ سوال سن کر اسامہ بن لادن مسکرا دیے۔ ''یہ وہ لوگ ہیں۔ وہ دھیرے دھیرے بول رہا تھا۔''جن کو میرے خیالات سے اتفاق ہے۔ جن کی میری طرح خواہش ہے کہ امریکی ہمارے مقدس مقامات سے چلے جائیں۔ وہ میرے آدمی نہیں ہیں۔ میرے ہم خیال ضرور ہیں۔''

اب عصر کی نماز کا وقت ہو چکا تھا۔ اسامہ بن لادن نے ہاتھ کے اشارے سے سوال و جواب کی محفل موقوف کی اور نماز کی ادائیگی کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

نماز سے فارغ ہو کر اسامہ بن لادن جب دوبارہ کمرے میں آئے تو وہ تروتازہ دکھائی دے رہے تھے۔ سوال و جواب کا سلسلہ دوبارہ شروع ہو گیا۔

ان سے پوچھا گیا کہ جب آپ یہاں انٹرویو دینے کے لئے آئے تو زبردست فائرنگ شروع ہو گئی۔ فائرنگ کا جو جال آسمان پر بنا دیا گیا تھا آپ اس میں چل کر کمرے میں آئے۔ کیا آپ کی اس قدر سیکورٹی کی وجہ یہ ہے کہ آپ کو امریکیوں کے ہاتھوں گرفتاری کا خطرہ ہے۔ کیا یہاں آتے ہوئے آپ کسی قسم کا خوف محسوس کر رہے تھے۔

معروف مجاہد اس سوال پر مسکرا دیا۔ اس کا جواب نہایت نپا تلا اور قطعی تھا .... انسان کی زندگی اور موت اس کے اپنے ہاتھ میں نہیں اور نہ ہی اس پر کسی دوسرے انسان کا اختیار ہے۔ اللہ تعالی نے کسی کو

زندگی دینی ہے اور اس کی موت کا وقت نہیں آیا تو ایک امریکہ کیا دس امریکہ بھی میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ مگر جب میرا وقت پورا ہو گیا تو پھر امریکہ ہو یا کوئی معمولی سا انسان مجھے آسانی سے موت کے گھاٹ اتار دے گا۔ میرا ایمان ہے کہ امریکہ میرا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتا اس لئے میں اس سے بالکل نہیں ڈرتا۔ زندگی اور موت اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ ہم حق کے لئے لڑ رہے ہیں۔ امریکہ ہماری دولت پر قبضہ کر رہا ہے۔ اسے لوٹ رہا ہے۔ ہمارے مقدس مقامات کے ارد گرد منڈلا رہا ہے۔ امریکہ جو چاہے کر لے ہمارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی نصرت ہمارے ساتھ ہے۔ اس کے خلاف جدوجہد کرتے ہوئے ہمیں نو سال ہو گئے ہیں۔ اس کے باوجود کہ وہ ہمیں نقصان پہنچانے کی ہر طرح سے کوشش کر رہا ہے۔ میں الحمد اللہ آپ کے سامنے موجود ہوں۔ ہاں ان نو برسوں میں ہم نے اسے جگہ جگہ نقصان پہنچایا اور پہنچاتے رہیں گے۔

چین کے مسلمانوں کے بارے میں چینی صحافی مسٹر چنگ کے سوال کے جواب میں اسامہ نے کہا "دنیا بھر کے مسلمانوں کے لئے ہماری نیک تمنائیں موجود ہیں۔ چین کے مسلمانوں کے مسائل کے بارے میں اکثر سنتا رہتا ہوں مگر چونکہ ہمارا وہاں کے عوام کے ساتھ کوئی براہ راست رابطہ نہیں اور نہ ہی وہاں کا کوئی فرد ہماری تنظیم کا رکن ہے۔ اس لئے مجھے بہت زیادہ تفصیلات کا علم نہیں ہے۔ چینی حکومت اپنے ملک میں مسلمانوں کے خلاف اقدامات کرتی رہتی ہے۔

چینی حکومت امریکہ اور اسرائیل کے ارادوں سے پوری طرح باخبر نہیں ہے۔ یہ دونوں ممالک اس کی دولت بھی لوٹ لینا چاہتے ہیں۔ اس لئے اس کے قریب ہو کر اس پر حملہ کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ امریکہ ایک ایسا ملک ہے جو اپنے مفادات کی حفاظت کے لئے بنی نوع انسان کی تباہی سے بھی نہیں گھبراتا۔ یہ امریکہ ہی ہے جس نے ہیروشیما اور ناگاساکی پر بم گرائے تھے اس لئے میرا مشورہ ہے کہ چینی حکومت امریکیوں اور اہل مغرب سے محتاط رہے۔ یہ ضروری ہے کہ چین اپنی قوت کو امریکہ اور اسرائیل کے خلاف استعمال کرنے کی کوشش کرے۔ اسے مسلمانوں کے ساتھ محبت کے ساتھ پیش آنا چاہیے۔

میری چینی مسلمان بھائیوں سے بھی درخواست ہے کہ وہ اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے باہم متحد رہیں۔ وہ جتنی جلد ممکن ہو سکے مجھ سے قریبی رابطہ قائم کرنے کی کوشش کریں۔ وہ چونکہ اسلامی دنیا سے بہت دور رہ رہے ہیں اس لئے انہیں مسلمانوں کی تاریخ کے مطالعے کی زیادہ ضرورت ہے۔ انہیں دیگر مسلم ممالک کی تنظیموں سے بھی میل جول بڑھانا چاہیے۔

ایک سوال یہ تھا کہ امریکہ کو جزیرہ نمائے عرب سے نکالنے کے لئے جہاد میں کہاں تک کامیابی ہو رہی ہے۔ پوچھا جا رہا تھا کہ آپ کا جہاد صرف امریکہ اور اسرائیل کے خلاف ہے یا آپ یہاں پر قائم حکومتوں یا بادشاہوں کے بھی خلاف ہیں۔ کیا آپ ان کے خلاف بھی جدوجہد کر رہے ہیں۔

یہ ایک مشکل سوال تھا لیکن اسامہ بن لادن چونکہ ہر معاملے میں یکسو ہو چکے ہیں اس لئے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے انہوں نے بولنا شروع کر دیا۔

ہم نے اپنی نگاہیں اسرائیل اور امریکہ پر مرکوز کر رکھی ہیں۔ ہم پہلے انہیں وہاں سے نکالنا چاہتے ہیں جب یہ اس علاقے سے نکل جائیں گے تو ایک مسلم ریاست قائم کی جائے گی جو اس پورے خطے پر محیط ہو گی۔ اس وقت ان بادشاہوں اور عوام پر زبردستی حکمرانی کرنے والوں کو کڑی سزائیں دی جائیں گی۔

سعودی حکومت اکثر یہ کہتی رہتی ہے کہ اسامہ بن لادن کا خاندان ان سے کٹ چکا ہے اور وہ اس کی ان سرگرمیوں کی سخت مخالفت کر رہے ہیں اور یہ کہ ان کا خاندان انہیں OWN نہیں کرتا۔

اسامہ بن لادن کا کہنا تھا کہ کبھی خون بھی خون سے جدا ہوا ہے۔ پانی میں لاٹھی مارنے سے پانی علیحدہ نہیں ہو جاتا۔ اسی طرح میرے جو رشتے ان لوگوں کے ساتھ قائم ہیں وہ بہرحال موجود ہیں۔

بھارت نے پچھلے دنوں دھماکے کئے۔ (اس انٹرویو تک پاکستان نے دھماکہ نہیں کیا تھا)۔ وہ کشمیر کے حوالے سے ہمیں طرح طرح کی دھمکیاں دے رہا ہے۔ ہمیں اس کے جواب میں کیا کرنا چاہیے اور آپ ہمارے اس حوالے سے کیا مدد کر سکتے ہیں۔

پاکستان کے بارے میں سوال سن کر اسامہ بن لادن کے چہرے پر پسندیدگی کے آثار نمایاں ہو جاتے ہیں۔ وہ اسے اپنا دوسرا گھر سمجھتے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ اپنی تیاری زوروشور سے جاری رکھو۔ بھارت کے مقابلے پر آپ کے پاس بھی ایٹم بم ہونا چاہیے۔ بلکہ بھارت سے بہتر کوالٹی کا ہونا چاہیے۔ ملک میں شریعت نافذ کر دی جائے۔ علما اور دیگر لیڈروں کو چاہیے کہ اپنے وطن میں جہاد کا اعلان کر دیں اور بھارت کے خلاف جدوجہد کا آغاز کر کے اس کی تباہی و بربادی کے لئے کام کریں۔ انہیں چاہیے کہ لوگوں کو فوجی تربیت دینے کے لئے فوجی کیمپ قائم کریں۔ پاکستانی مسلمانوں پر بھارت کے خلاف جہاد فرض ہو چکا ہے۔

اسامہ بن لادن کی اس جواب میں تشنگی سی باقی تھی۔ ہمارا خیال تھا کہ وہ اپنی تنظیم کی طرف سے بھارت کے خلاف جہاد کا اعلان کریں گے۔ دوبارہ قدرے وضاحت سے پوچھا گیا۔ "قرآن کریم میں ہے کہ مسلمان بھائی بھائی ہیں۔ کیا آپ کے پاکستان میں بعض تنظیموں کے ساتھ تعلقات ہیں۔ کیا آپ بتانا پسند کریں گے وہ کون سی شخصیات ہیں جو آپ کے کہنے پر عمل کرتی ہوئی جہاد کے لئے اٹھ کھڑی ہوں گی۔

اللہ تعالیٰ نے جہاد کو افضل ترین فعل قرار دیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اگر کوئی شخص اللہ کو محبوب ہے تو وہ مجاہد ہے۔ گو ہمارے پاکستان میں کسی خاص جماعت یا شخصیت سے جہاد کے حوالے سے گہرے تعلقات تو نہیں لیکن پاکستان کے لوگوں نے افغان جہاد میں حصہ لیا۔ روس ایک بڑی طاقت ہونے کے باوجود مجاہدین کے ہاتھوں شکست کھا گیا۔ ہماری خواہش تھی کہ افغان جہاد میں کامیابی کے بعد ہم کشمیر میں ہونے والے مظالم کے خلاف وہاں جا کر جہاد کریں لیکن اس وقت پاکستانی حکومت (پیپلز پارٹی) نے ہمیں اس کی اجازت نہ دی بلکہ امریکہ کے کہنے پر ہمارے بہت سے مجاہد بھائیوں کو پشاور اور دیگر مقامات سے گرفتار کر کے ان کو متعلقہ حکومتوں کے حوالے کر دیا۔ جن میں سے بیشتر آج بھی جیلوں میں بند ہیں اور کچھ کو تو مار بھی دیا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ ہم بہترین خواہش کے باوجود جہاد کشمیر میں حصہ نہ لے سکے۔ لیکن

ہمارا یہ ایمان ہے کہ مسلمانوں کو اپنے علاقے اور اپنے ملکوں کی حفاظت کا پورا پورا حق ہے۔ ہم پاکستان میں مجاہدین کی ہر طرح سے مدد کرنے کی کوشش کریں گے۔ نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا بھر میں جہاں بھی مجاہدین اسلام کے دشمنوں سے برسرپیکار ہیں ہم ان کی مدد کریں گے۔ ہم بھارت کے ساتھ جنگ کی صورت میں پاکستان کے شانہ بشانہ کھڑے ہوں گے۔

اسامہ بن لادن نے ہمیں مطمئن کر دیا تھا۔ وہ بھارت کے خلاف جہاد یا کسی جنگ کی صورت میں ہمارے شانہ بشانہ کھڑے ہونے کا کہہ رہے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ افغانستان میں جب جہاد ختم ہوا تو وہ سوڈان چلے گئے تاکہ وہاں کے مسلمانوں کی امریکیوں کے خلاف مدد کر سکیں۔ امریکن ہمارے اقدامات سے خوش نہیں تھے۔

لہذا انہوں نے مجھے قتل کروانے کی کوشش کی۔ اللہ کا شکر ہے کہ وہ اس مقصد میں پوری طرح ناکام رہے۔ امریکیوں کا خیال تھا کہ ان کی کوششوں کی وجہ سے ہم ہتھیار ڈال دیں گے، لیکن ایسا بھی نہ ہوا۔ ادھر صومالیہ میں بھی مسلمانوں نے امریکہ کے خلاف جدوجہد شروع کر دی تو ہم نے ان کی مدد کا فیصلہ کیا۔ صومالی مجاہدین نے امریکیوں کو اس قدر پریشان کیا کہ وہ وہاں سے بھاگنے پر مجبور ہو گئے۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ امریکہ کتنا کمزور ہے۔ انہوں نے ایک بار پھر کوشش کی کہ وہ ہمیں سوڈان سے نکلوادیں۔ ان کا دباؤ سوڈانی حکومت پر شدید تر ہوتا چلا گیا اور ہم نے محسوس کیا کہ وہ مزید دباؤ برداشت کرنے کے قابل نہیں۔ ہمارے پاس کوئی ایسی جگہ نہیں تھی جہاں ہم سوڈان سے نکل کر جا سکتے، لیکن اللہ تعالیٰ نے سبب پیدا کر دیا۔ ملا عمر امیر المومنین افغانستان نے اپنے ملک کے دروازے ہم پر کھول دیئے وہ ابھی تک افغان جہاد میں حصہ لینے والے مجاہدین کو نہیں بھولے تھے۔ انہیں یاد تھا کہ اس راہ میں ہزاروں مجاہد شہید ہوئے تھے۔ اس کے باوجود کہ امریکہ سعودی عرب اور بعض دیگر ممالک نے ملا عمر پر دباؤ ڈالا کہ وہ ہمیں اپنے علاقے میں نہ آنے دیں مگر انہوں نے کسی کی بات نہ مانی اور ہمیں آنے دیا۔ ان پر یہ دباؤ بھی تھا کہ وہ مجھے امریکہ کے حوالے کر دیں لیکن اس بہادر شخص نے اس سے بھی انکار کر دیا۔

اسامہ بن لادن سے پوچھا گیا کہ افغانستان کے اندر بھی لڑائی جاری ہے۔ یہ خانہ جنگی کے مترادف ہے اور اسے جہاد قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اس حوالے سے آپ کے خیالات کیا ہیں۔

ابھی حالات کا پتہ نہیں چل رہا اور تصویر صاف طور پر دکھائی نہیں دے رہی۔ اس لئے ہم نے اس معاملے میں کسی قسم کی مداخلت کرنا پسند نہیں کی۔ ہم نے معاملہ ان پر ہی چھوڑ دیا ہے کہ وہ اسے آپس میں طے کریں لیکن طالبان نے جب حکومت سنبھالی تو انہوں نے امن و امان قائم رکھا اور لوگوں کا اعتماد بحال کیا۔ ہم نے صرف اتنا کیا کہ طالبان کے شانہ بشانہ کھڑے ہیں۔ دنیا بھر کے مسلم رہنماؤں کا فرض ہے کہ وہ ان جماعتوں اور ان کے لیڈروں کو قائل کریں کہ افغانستان میں آپس کی لڑائی ختم کر دیں اور مل بیٹھ کر مسئلے کا حل تلاش کریں۔ اس لڑائی سے افغانستان کو روس سے حاصل ہونے والی فتح کے اثرات ضائع ہو رہے ہیں۔

عظیم مجاہد نے کہا کہ افغانستان کو کمزور اور بے اثر کرنے کے لئے امریکیوں اور یہودیوں کی یہ سازش تھی کہ کسی طرح سے پانچ خود مختار ممالک میں تقسیم کر دیا جائے۔ ان کا منصوبہ تھا کہ مشرق میں حاجی قدیر، مغرب میں اسماعیل خان، مرکز میں نجیب اور مسعود، شمال میں دوستم اور جنوب میں ملا عمر حکمران ہوں۔ اللہ کا شکر ہے کہ ان کا یہ منصوبہ ناکام ہو گیا اور افغانستان میں بڑے علاقے پر طالبان کی حکومت قائم ہے۔

روس شکست کے بعد جغرافیائی طور پر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا لیکن اس کے مفادات افغانستان میں اب بھی پہلے کی طرح موجود ہیں۔ اس کی خواہش اور کوشش ہے کہ اس ملک میں خلفشار جاری رہے۔ امن و امان قائم نہ ہو وہ سالانگ میں موجود ہے اسی لئے وہ یہاں مداخلت کرتا رہتا ہے۔ شمال میں مسعود اور اس کے ساتھیوں کو امداد فراہم کرتا ہے۔

ایک سوال یہ بھی پوچھا گیا کہ انہیں افغانستان میں کس حد تک سیاسی یا دیگر سرگرمیوں کی اجازت ہے جواب میں عرب مجاہد نے کہنا شروع کیا۔ "ہمیں عسکری سرگرمیوں سے منع کیا گیا ہے لیکن سیاسی سرگرمیوں پر کسی قسم کی کوئی پابندی نہیں۔"

بات صاف ہو گئی تھی۔ نامور عرب گوریلا جرنیل رہنما کو سوالات کے جواب دیتے ہوئے دو گھنٹے سے زائد ہو گئے تھے مگر اس کے چہرے کی مسکراہٹ اسی طرح برقرار تھی جس سے مزید سوالات کی جرأت پیدا ہوتی تھی۔

ایمل کانسی سرزمین پاکستان یا افغانستان سے گرفتار ہوا تھا۔ اس بارے میں خاصا شک و شبہ پایا جاتا ہے۔ اسے کس کے ایما اور کس کی مدد سے گرفتار کیا گیا۔ یہ سوال اسامہ سے اس خیال سے پوچھا گیا کہ ممکن ہے ان کے پاس اس حوالے سے خاطر خواہ معلومات موجود ہوں۔ تاہم ان کا جواب تھا۔ میرے پاس بھی وہی اطلاعات ہیں جو آپ کے پاس ہیں۔ اسے حکومت پاکستان اور امریکہ کی حکومت کے مشترکہ تعاون سے گرفتار کیا گیا تھا۔ وہ پاکستانی سرزمین سے پکڑا گیا تھا۔

امریکہ کو علم ہے کہ ہم نے ان کا ایک منصوبہ افغانستان میں ناکام بنایا تھا۔ وہ نجیب حکومت کے خاتمے کے ساتھ ہی افغانستان کو دو حصوں میں تقسیم کرنا چاہتے تھے۔ ہم نے افغانستان کے علماء اور مجاہدین سے رابطے کئے۔ انہیں باور کروایا کہ امریکہ کی چالوں میں آ کر اپنے ملک کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کی کسی سازش کا حصہ نہ بنیں۔ امریکہ نے اپنے پلان پر عمل کروانے کی راہ ہموار کرنے کے لئے پہلے اقوام متحدہ کے نائب سیکرٹری جنرل بینن سیوان کو یہاں بھیجا اور اس کے بعد خود بطروس غالی بھی آئے لیکن افغان رہنماؤں نے عقلمندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کسی ایسے منصوبے کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

جہاں تک ہمارا تعلق ہے تو ہم دنیا بھر کے مسلم سکالرز اور مسلم عوام کے تعاون سے کام کرتے ہیں۔ امریکہ کی خواہش تھی کہ وہ عدن (یمن) میں امریکی فوجیوں کے لئے بیس بنائے تاکہ وہاں سے وہ صومالیہ کے خلاف تازہ دم فوجیں بھیجتا رہے۔ افغان جہاد سے تعلق رکھنے والے عرب مجاہدین نے امریکہ کو متنبہ

کرنے کے لئے عدن کے دو ہوٹلوں میں دھماکے کئے جس میں ٹھہرے ہوئے کچھ امریکیوں کو نقصان بھی ہوا۔ امریکہ نے ہماری تنبیہ کو سمجھ لیا اور اس نے عدن میں ٹھکانہ بنانے کا ارادہ ترک کر دیا اور وہاں سے چلے گئے۔

امریکی صومالیہ میں تیس ہزار فوجی لے آئے۔ ان کے علاوہ وہاں اقوام متحدہ کی فوج بھی تھی جس میں پاکستان کے پانچ ہزار فوجی بھی شامل تھے۔ جن ملکوں نے امن فوج میں اپنے فوجی بھیجے ان میں بنگلہ دیش، بھارت، سعودی عرب اور دیگر ممالک شامل تھے۔ ہمارے چند لوگ ان کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے اور انہوں نے حملہ کر کے کچھ لوگوں کو ہلاک اور بہت سوں کو زخمی کر دیا۔

ہم یہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ آخر کار امریکہ کو شکست اور ہمیں فتح ہو گی۔ ہم حق پر ہیں اور اللہ تعالیٰ سے مدد کے طالب ہیں۔

ابھی کل کی بات ہے کہ امریکہ کے ایک نائب وزیر خارجہ نے تسلیم کیا ہے کہ سعودی عرب میں ان کی مخالفت بڑھ رہی ہے۔ اس کے باوجود کہ سعودی عرب کی جیلوں میں دس ہزار سے زائد مجاہدین بند ہیں۔ انہیں خوف محسوس ہو رہا ہے کہ ان کے لئے سعودی عرب کی زمین تنگ ہو رہی ہے۔ انہیں اچھی طرح معلوم ہو گیا ہے کہ ہمارا ساتھ مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد دے رہی ہے۔ وہ ہماری مدد کر رہے ہیں اور ہمارے ساتھ کھڑے ہیں۔

جس طرح کہ آپ کا دعویٰ ہے کہ مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد آپ کے ساتھ ہے اور دنیا بھر میں آپ امریکیوں اور اسرائیلیوں کے خلاف برسرپیکار ہیں۔ تو کیا آپ نے کوئی تنظیم قائم کر لی ہے جس کے جھنڈے تلے یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ نیز آپ کے ساتھ اور کون کون سے نامور لیڈر شامل ہیں۔ یہ وہ سوال تھا جو اسامہ بن لادن سے پوچھا جا رہا تھا۔ وہ مسکرائے، انہوں نے چاروں طرف بیٹھے ہوئے اخبار نویسوں کی طرف دیکھا۔

اللہ کا شکر ہے کہ ہم نے بہت سی مجاہد تنظیموں کی مدد اور مشورے کے ساتھ ایک اتحاد قائم کر لیا ہے جس کا نام "اسلامی فرنٹ" رکھا گیا ہے اور جس کا کام دنیا بھر میں امریکیوں اور اسرائیلیوں سے لڑنا ہے۔ اس اتحاد میں شامل اہم رہنماؤں میں ڈاکٹر ایمن الضواہری بھی شامل ہیں۔ (ڈاکٹر الضواہری عظیم مجاہد کے بائیں ہاتھ پر بیٹھے تھے۔) ہمیں بہت سی مجاہد تنظیموں کی طرف سے حمایت کے لئے یقین دہانیاں مل رہی ہیں۔ معاملات ہماری توقعات کے عین مطابق آگے بڑھ رہے ہیں۔ ہماری پاکستان کے علماء دانشور حضرات اور پریس کی طرف سے بھی حوصلہ افزائی ہو رہی ہے۔ ہم آپ حضرات کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ ہمارے پاس آپ کو دینے کے لئے سوائے دعاؤں کے اور کچھ نہیں ہے۔ اللہ ہماری دعائیں قبول فرمائے اور آپ کے ملک کو ایک عظیم ملک بنائے۔"

اسامہ بن لادن نے باضابطہ انٹرویو کے بعد خواہش ظاہر کی کہ وہ باہر کھلے میدان میں بنے ہوئے ایک

چبوترے پر بیٹھ کر اخبار نویسوں سے غیر رسمی ملاقات کریں گے جہاں عربی چائے کے ساتھ ساتھ آزادانہ ماحول میں ہلکی پھلکی گفتگو ہوسکے گی۔ ہم سب کو ان کے اس فیصلے سے بہت خوشی ہوئی۔ اتفاق سے میری نشست بالکل اسامہ بن لادن کے قریب آگئی۔ درمیان میں ڈاکٹر ایمن الضواہری تھے جنہوں نے اس محفل کے لئے ترجمانی کے فرائض سرانجام دیئے۔ اسی گفتگو میں معلوم ہوا کہ شیخ اسامہ بن لادن کے افغانستان میں چودہ صاحبزادے موجود ہیں۔ جن میں سے دو چبوترے کے پاس کھڑے تھے۔ انہوں نے ہاتھ سے ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے انہیں قریب بلایا۔ یہ دبلے پتلے چودہ پندرہ برس کے لڑکے تھے۔ معلوم ہوا کہ ان کے چار بیٹے ابھی سعودی عرب میں مقیم ہیں۔ سعودی حکومت انہیں ملک چھوڑنے کی اجازت نہیں دے رہی۔ دوران گفتگو میں نے محسوس کیا کہ اسامہ بھی ہماری طرح "نظر" پر یقین رکھتے ہیں۔ جب ان صاحبزادوں کی تعداد کا ذکر ہوا تو انہوں نے کہا کہ ہمیشہ "ماشاء اللہ" ضرور کہنا چاہیے۔ اس طرح نظر نہیں لگتی۔

ہمارے ایک ساتھی نجم ولی خان (روزنامہ "دن") نے کہا کہ آپ بہت کمزور دکھائی دے رہے ہیں۔ اس کی وجہ کیا ہے۔ ان کا جواب تھا کہ میں خاصا طویل سفر کر کے یہاں آپ لوگوں کے پاس پہنچا ہوں۔ اس لئے تھکاوٹ کے کچھ آثار دکھائی دے رہے ہیں۔ ورنہ ایسی کوئی بات نہیں انہوں نے بتایا کہ وہ روزانہ گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سواری کرتے ہیں۔ وہ گھوڑے کی پیٹھ پر ہمیشہ چھلانگ مار کر سوار ہوتے ہیں۔ ہنستے ہوئے کہنے لگے کہ میں آپ میں سے کسی سے بھی کشتی لڑنے کے لئے تیار ہوں۔ وہ ہم میں گھل مل گئے تھے اور ہماری باتوں سے محظوظ ہو کر کبھی کبھی قہقہہ بھی لگا دیتے۔ ہمارے ایک ساتھی اجمل ستار ملک (روزنامہ "جنگ") نے پوچھا کہ عربوں میں بہت سی شادیوں کا رواج ہے تو اسامہ بن لادن کا جواب تھا کہ میری زیادہ بیویاں نہیں ہیں۔ بس اللہ کا شکر ہے اس پر اجمل ستار نے اصرار کیا کہ تعداد تو بتا دیں۔ ڈاکٹر الضواہری نے کہا کہ ان کی تین بیویاں ہیں اور تینوں یہیں افغانستان میں موجود ہیں۔ اسامہ بن لادن مسکرانے لگے تو میں نے بھی ہنستے ہوئے پوچھ لیا کہ ان میں کوئی افغانی بھی ہے۔ وہ ہنس پڑے اور کہنے لگے۔ "نہیں تینوں کا تعلق حجاز سے ہے۔"

روزنامہ "پاکستان" کے زاہد جھنگوی اور ر این این سی کے زکریا چودھری نے پوچھا کہ اتنی بڑی تنظیم کو چلانے کے لئے آپ پیسہ کہاں سے لاتے ہیں۔ کون کون سی تنظیمیں آپ کی مدد کرتی ہیں۔ اسامہ یہ سوال سن کر مسکرانے لگے۔ انہوں نے انگلی سے آسمان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ انتظامات اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوجاتے ہیں۔

نوائے وقت کے رؤف طاہر کا سوال تھا کہ سعودی عرب کی موجودہ قیادت تو امریکہ کی حامی ہے لیکن ولی عہد شہزادہ عبداللہ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ امریکہ کو پسند نہیں کرتے۔ جواب ملا کہ یہ تاثر درست ہے۔ سعودی عرب کے موجودہ سربراہ شاہ فہد امریکہ کے تابعدار ہیں۔ جب کہ امریکہ ولی عہد شہزادہ عبداللہ کو پسند نہیں کرتا۔ وہ حریت پسند ہیں۔ اس غیر رسمی محفل میں بی بی سی کے رحیم اللہ یوسف زئی۔ دی نیوز

کے اسماعیل خان۔ نیشن کے نفیس نکر اوصاف کے واجد عباسی اور دوسرے ساتھیوں نے بہت سے سوال پوچھے۔ یہاں لکھنے یا ٹیپ کرنے کی اجازت نہیں تھی۔ ڈاکٹر ایمن الضواہری نے جب اجمل ستار کو لکھتے دیکھا تو آنکھ کے اشارے سے منع کر دیا۔

میں نے پوچھا کہ آپ نے مغرب میں تعلیم حاصل کی ہے۔ انگلش بخوبی سمجھ لیتے ہیں تو پھر آپ ترجمان کا سہارا کیوں لیتے ہیں خود انگریزی میں جواب کیوں نہیں دیتے۔ اسامہ نے مسکراتے ہوئے تصدیق کی کہ انہوں نے برطانیہ میں تعلیم حاصل کی تھی۔ وہ انگریزی زبان بخوبی سمجھ لیتے ہیں۔ لیکن وہ اسے پسند نہیں کرتے اور اسے بھلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ انگریزی میں جواب نہیں دیتے۔ جب میں نے ان سے ان کی عمر کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے ہنستے ہوئے کہا "ابھی میں جوان ہوں میری عمر صرف بیالیس برس ہے۔" (ہفت روزہ زندگی۔ ۷ تا ۱۳ جون ۱۹۹۸ء)

بقیہ از ص ۴۵

مسلمانوں کے دلوں میں انتقام کی آگ بھڑکا گئے۔ چنانچہ امریکی مائیں اپنے بیٹوں کے لئے فکر مند ہیں تو وہ امریکی حکومت اور صدر کی پالیسیوں پر احتجاج کریں اور اس کے امریکی لاشوں کے سامنے کھڑے ہو کر غمزدہ ہونے سے گمراہ نہ ہوں اس کی جھوٹی باتوں میں نہ آئیں اور سعودی عرب میں حریت پسند مجاہدوں کو دہشت گرد نہ کہیں۔ یہ امریکی صدر ہی ہے جو دہشت گرد ہے اور ان کے بیٹوں کو یہودی مفاد کی خاطر موت کے منہ میں پھینک دیتا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ امریکی فوجی سعودی عرب صرف اس لئے آئے ہیں کہ وہ مسلمانوں اور ان لوگوں کے درمیان خلیج پیدا کرے جو اللہ کے احکامات اور مرضی کے خلاف حکومت کر رہے ہیں۔ وہ اسرائیل کی مدد کرنے آئے ہیں جنہوں نے فلسطین پر قبضہ کر لیا ہے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زمین "اسراء" کو سرنگوں کرنا چاہتے ہیں۔

عالم اسلام کے عظیم مجاہد
اسامہ بن لادن
کا جہاد افروز خطاب (مع اردو ترجمہ)
اسامہ کی آوازیں
آڈیو کیسٹ: قیمت =/30 روپے

عالم اسلام کا دشمن کون؟
امام مسجد نبوی۔ الشیخ عبدالرحمن الحذیفی کا
تاریخی خطاب (مع اردو ترجمہ) آڈیو کیسٹ
قیمت =/30 روپے

بخاری اکیڈمی دار بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان